روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ ۱۱ نبوت ۱۳۶۸ہش ، ۱۱ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدسؑ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ لوگ بالکل حقیقتِ ایمان سے بے نصیب ہیں۔ ایمان تو عقلمندوں کی آزمائش کے لئے ہے کہ کچھ عقل سے کام لے اور کچھ ایمان سے۔ معجزات میں یہ عادۃ اللہ ہرگز نہیں ہے کہ ایسے کام دکھلائے جاویں جو کہ خدا کی عادت کے برخلاف دنیا میں ہوں۔ مثلاً سوال کرتے ہیں کہ سَو یا پچاس سال کے مُردے آکر شہادت دیویں گو کہ یہ ہو تو سکتا ہے۔ مگر سوال ہے کہ جو اس کے بعد قبول کرے گا اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ جب سب حقیقت کھل گئی اور سَو دو سو آدمی کی شہادت بھی مِل گئی تو اب کس کی عقل ماری ہے کہ انکار کرے نہ ہندو نہ چمار کسی کو گنجائش ہی انکار کی نہیں رہتی۔ ہمارے ہاں لکھا ہے کہ اس قسم کا ایمان فائدہ نہیں دیتا۔ اگر دِن چڑھا ہُوا ہو اور کوئی کہے کہ مَیں دِن پر ایمان لایا۔ یا چاند پُورا چودھویں کا ہے اور کوئی اس پر ایمان لاوے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ اور کس تعریف کا مستحق ہے؟ ہاں اگر اوّل شب کے چاند پر جس کا نام ہلال ہے کوئی اسے دیکھ کر بتلاوے تو اس کی نظر کی تعریف کی جاوے گی۔ اور جس کی نظر کم و بیش ہے وہ کھل جاوے گی تو نشانوں میں بھی اصول خدا نے رکھا ہے کہ ایک پہلو میں ایمان سے فائدہ اٹھاویں اور ایک پہلو میں عقل سے ورنہ ایمان ایمان نہیں رہتا ایک مخفی امر کو عقل سے سوچ کر قرائن ملا کر مان لینے کا نام ایمان ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۵-۲۲۴)

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب سے ملاقات اور درخواست دعا

از محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد

ربوہ ۔ ۷ نومبر۔ خاکسار تین روز قبل انصاراللہ کے اجتماع میں شمولیت کی غرض سے راولپنڈی گیا اور مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی عیادت کے لئے بھی ان کے گھر جانے کا موقعہ ملا۔ اوّلاً دو روز انہیں شدید سر درد اور چکروں کی تکلیف تھی جس کے پیشِ نظر پیارے آقا ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں ان کی بیگم صاحبہ محترمہ نے ٹیلی فون پر ساری تفصیل عرض کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضور ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھک علاج کے سلسلے میں تین دوائیاں تجویز فرمائیں جو فوری طور پر بازار سے حاصل کر کے استعمال کرنا شروع کر دی گئیں اور پرسوں جب خاکسار راولپنڈی سے واپس ربوہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا تو مکرم ڈاکٹر نوری صاحب سے ملاقات کے لئے دوبارہ گیا۔ ان سے مل کر بہت اطمینان ہوا کہ خدا کے فضل سے ان کی طبیعت کافی بہتر پائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور تجویز فرمودہ دوائیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوری اثر دکھایا اور اب چکروں اور سر درد کی تکلیف میں بہت کمی ہو چکی ہے معمولی شکایت باقی ہے۔ اسی طرح بخار میں بھی کمی آئی ہے۔ خاکسار قریباً نصف گھنٹہ مکرم ڈاکٹر صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ اب زیادہ تر جسمانی کمزوری کی شکایت ہے۔ آج صبح کی اطلاع کے مطابق مکرم ڈاکٹر صاحب کو گذشتہ شام سی ایم ایچ میں داخل کر دیا گیا ہے تاکہ بیماری کے بارہ میں مکمل چیک اپ کیا جا سکے اور ڈاکٹر صاحبان انہیں اپنی براہِ راست نگرانی میں رکھ کر بیماری کی صحیح تشخیص کر سکیں۔

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کی طبیعت کے بارے میں عرض ہے کہ عموماً دن کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر رہتی ہے رات کو بخار قدرے زیادہ ہو جاتا ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو جلد از جلد شفائے کاملہ عاجلہ عطا کرے اور ڈاکٹروں کو مرض کی صحیح تشخیص کرنے اور علاج میں اپنے فضل سے راہنمائی فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ جملہ احباب تک ان کی طرف سے یہ شکریہ پہنچا دیا جائے

باقی صفحہ ۶ پر

محبتِ الٰہی سارے خوف اور غم آسان کر دیتی ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

انسانی زندگی میں جو سب سے زیادہ قوت کارفرما ہوتی ہے وہ محبت کی قوت ہُوا کرتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اولیاء اللہ کہہ کر ہمارے راستے کو ہمارے لئے آسان فرما دیا۔ فرمایا تم اگر میری ولایت اختیار نہیں کرو گے تو تم پر ہر وقت ایک خوف غالب رہے گا اور ہر وقت کسی نہ کسی غم میں مبتلا رہو گے۔ تمہارے لئے دنیا کے خوف بھی ہوں گے اور آخرت کے خوف بھی۔ دنیا کے غم بھی ہوں گے اور آخرت کے غم بھی۔ اس لئے زندگی کو آسان کرنے کے لئے اور دونوں جہانوں کی نعمتیں عطا کرنے کے لئے مَیں تمہیں ولایت کی طرف بلاتا ہوں، اللہ کے پیار کی طرف بلاتا ہوں، اگر خدا کا پیار اختیار کر لو یعنی خدا فرماتا ہے میرے دلی بن جاؤ تو پھر یہ سارے خوف اور غم تم پر آسان ہو جائیں گے۔ دونوں جہان تمہارے لئے ہوں گے جس طرح ہم دنیا میں کہتے ہیں دونوں جہان تمہارے ہیں یہی بیان فرمایا گیا (دنیا اور آخرت میں اولیاء کے لئے بشارت ہے۔ ارشاد باری) ہیں یعنی خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے، دنیا بھی ان کی ہوگی اور آخرت بھی ان کی ہوگی۔

پس اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کو یہی راستہ اختیار کرنا چاہیئے ورنہ ان کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ دنیا کے خوف بھی ہوں گے اور آخرت کے خوف بھی ہوں گے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے آپ کو بچپن سے کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے بچوں کو سنبھالنے کے لئے سب سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ آپ جو چاہیں ذرائع اختیار کر لیں اس سے زیادہ قوی ذریعہ اور کوئی نہیں ہے۔

ایک چھوٹے سے بچے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کر دیں۔ اس سے زیادہ آسان ذریعہ اور کوئی نہیں ہے۔ ہر دوسری نعمت جس کے حاصل کرنے کیلئے آپ کوشش کرتے ہیں وہ آپ سے کئی گنا زیادہ وقت مانگے گی، کئی گنا زیادہ توجہ اور استقلال مانگے گی لیکن خدا کے متعلق چند پیار کی باتیں جو آپ روزانہ بچوں سے کرتے ہیں وہ ایک ایسا نکتہ ہے جس سے آپ خود بھی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اللہ اسکے عظیم الشان پھل عطا کریگا

مخالفین نے چک سکندر میں احمدیوں کو ان کے گھروں میں جلانے کا منصوبہ بنایا تھا

جو جماعت خدا کی راہ میں قربانی کی آرزوئیں لئے بیٹھی ہو کوئی طاقت اسکو ناکام نہیں کر سکتی

دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں احمدیت پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ تیزی کیساتھ نہیں بڑھ رہی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کی زبانِ مبارک سے چک سکندر کے واقعات کا تفصیلی تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بمقام بیت طٰہٰ سنگاپور بتاریخ ۲۱ر جولائی ۱۹۸۹ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بروج کی آیات نمبر ۲ تا ۱۰ کی تلاوت کے بعد فرمایا

قربانیوں کا دور ابھی ختم نہیں ہوا

امسال جو جماعت احمدیہ کی اگلی صدی کا پہلا سال ہے ۔قربانیوں کی عید جس دن آئی ، یہ وہی دن ہے جس دن اس صدی کی بلکہ اس دور کی سب سے عظیم (جانی قربانی پیش کی گئی ۔ ناقل) یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے ۱۴ر جولائی ۱۹۰۳ء کو (جان کی قربانی لی گئی ۔ ناقل) اس کے بعد ہماری اگلی صدی کی قربانیوں کی پہلی عید کے دن بعینہٖ یہ وہی تاریخ تھی ۔ اس وجہ سے مَیں نے عید کے خطبہ کا موضوع وہی (جانی قربانی ۔ ناقل) بنایا اور میرے دل پر اس بات کا گہرا اثر تھا اور مَیں سمجھتا تھا کہ یقیناً اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکمت اور پیغام ہے اور یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ۔ اسی وجہ سے اس خطبہ میں مَیں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہو سکتا ہے جماعت احمدیہ کو اس غرض کے لئے تیار کیا گیا ہو اور ذہنی طور پر ہماری توجہ اسطرف مبذول کروائی جا رہی ہو کہ ہماری قربانیوں کا دور ابھی ختم نہیں ہوا جیسی (جانی قربانی ۔ ناقل) حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ..... نے خدا کے حضور پیش کی تھی اُسی قسم کی (جانی قربانیوں ۔ناقل) کا مطالبہ ابھی آسمان کی طرف سے جاری ہے ۔ اس کے ساتھ ہی اس میں ایک خوشخبری بھی ہے ۔ اور وہ خوشخبری بھی بہت ہی عظیم ہے ۔ خوشخبری یہ ہے کہ عید جن قربانیوں کی یاد میں ہم مناتے ہیں ، اس قربانی اور ان قربانیوں کو جو اس قربانی کے نتیجے میں بعد میں پیدا ہوئیں ، ان کو اللہ تعالیٰ نے اجر کے بغیر نہیں چھوڑا بلکہ قربانیوں کی نسبت سے غیر معمولی اجر دنیا کو عطا فرمایا ۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اپنے ایک پیارے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہوئے تھے ، اُس کے بدلے آپ کو تمام دنیا کا ہی نہیں تمام انبیاء کا باپ قرار دیا گیا ۔ پس اس پہلو سے جماعت کو جہاں قربانیوں کے لئے تیار رہنے کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے وہاں یہ یقین بھی دلایا گیا ہے کہ کسی قیمت پر ، کسی صورت میں تمہاری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہیں عظیم الشان پھل عطا کرے گا ۔ اور انہیں قربانیوں کے نتیجے میں تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے غلبے کے سامان پیدا ہونگے ۔

جماعت چک سکندر کی عظیم الشان تاریخی قربانی

عید کے خطبے کے دوران مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ میرا یہ اندازہ اتنی جلد درست ثابت ہوگا جتنی جلد بعد کے حالات نے دکھایا کہ یہ اندازہ درست تھا ۔ چنانچہ عید کے تین ایّام ابھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ چک سکندر گجرات کو ایک ایسی عظیم الشان اور تاریخی قربانی پیش کرنے کا موقعہ عطا ہوا کہ جس کی مثال دنیا میں کم ملتی ہے ۔

جماعت احمدیہ چک سکندر کی طرف سے گذشتہ کچھ عرصے سے یعنی ایک سال سے بھی زائد عرصہ ہوا مسلسل اس بات کی اطلاعیں مل رہی تھیں کہ وہاں احمدیت کا دشمن نہایت گندے اور بھیانک منصوبے بنا رہا ہے اور دن رات حضرت (بانی سلسلہ ۔ ناقل) کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے اور احمدیوں کو گلیوں میں چلتے ہوئے طعنے دے کر اور مختلف قسم کے تمسخر کا نشانہ بنا کر ذلیل اور رسوا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ بچیوں کو بھی چھیڑا جاتا ہے ۔ بچوں کو بھی چھیڑا جاتا ہے اور بار بار جماعت کی طرف سے مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار بھی کیا گیا کہ ہمیں قربانی کی اجازت دی جائے ۔ ہم اس قسم کی ذلّت اور رُسوائی کو برداشت نہیں کر سکتے ۔ ہم اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن چونکہ ہمیں امام کا حکم نہیں ، اس لئے ہم مجبور ہیں ۔ تھوڑے ہیں تب بھی کوئی حرج نہیں ، ہم سب قربانی کے لئے حاضر ہیں ۔ صرف ہمیں اجازت چاہیئے ۔

چک سکندر میں جماعت احمدیہ کے حالات یہ ہیں کہ وہاں اکثر نوجوان گاؤں سے باہر جا چکے ہیں ۔ چنانچہ جب مَیں جرمنی دَورے پر گیا تو مَیں نے چک سکندر کے بہت سے نوجوان دیکھے ۔ ان میں سے ایک نوجوان ، جس کے کچھ عزیز پیچھے رہ گئے تھے ، بہت ہی دردناک طریق پر مجھ سے لپٹ کے رویا اور اُس نے اِس فکر کا اظہار کیا کہ یہاں میرا اس لئے دل نہیں لگ رہا کہ میرے ماں باپ یا کوئی عزیز ، جو اُس نے بتائے چک سکندر میں ہیں اور اُن کو شدید خطرہ ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں بھی جا کر اپنی جان اس خطرے میں پیش کر دوں اور اگر ان کو بچانے کے لئے کوئی کوشش ہو سکتی ہے تو مَیں بھی کوشش کروں ۔ مَیں نے اسے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور جو قربانیاں خدا تعالیٰ نے پاکستان میں جماعت کی لینی ہیں اس تقدیر کو تو آپ بدل نہیں سکتے ، اس لئے آپ یہاں رہیں اور یہاں رہ کر جو خدمتِ دین سرانجام دے سکتے ہیں ، وہ ادا کرتے رہیں ۔ چنانچہ میری اس نصیحت کے نتیجے میں وہ نوجوان واپس نہیں گئے ۔

اس کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ہیں ، ان میں آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چک سکندر میں سوائے چند بوڑھوں کے اور عورتوں اور بچوں کے (سوائے جسے خدا چاہے ۔ ناقل) جوان بھی تھے ، باقی سب جماعت کمزوروں پر منحصر تھی اور اس کے باوجود ان کے خطوط سے قطعاً کسی قسم کے خوف کا کوئی بھی اظہار کبھی بھی نہیں ہوا بلکہ ہر خط سے غیر معمولی جرأت اور حوصلہ اور قربانی کی خواہش عیاں ہوتی تھی ۔ پس خدا تعالیٰ کی یہ عجیب شان ہے کہ عید کے ۳ دن ابھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ جماعت کے مخالفین نے ایک ایسا بھیانک اور ظالمانہ منصوبہ جماعت کے خلاف بنایا اور اس پر عمل کیا کہ جو دنیا کے کسی بھی اخلاقی معیار کے رُو سے کسی بھی انسان کو زیب نہیں دیتا ، خواہ وہ دنیا کے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا کسی مذہب سے بھی تعلق نہ رکھتا ہو ، اور یہ جو نہایت ہی خوفناک

بہیمانہ ذلیل حرکت کرنے کی اُن کو توفیق ملی ، یہ قربانی کے دن ملی یعنی جس دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بچے کی قربانی پیش کرنے کے لئے خدا کے حضور حاضر ہوئے تھے ، اس دن معصوموں کی قربانی لینے کا یہ بہیمانہ منصوبہ بنایا گیا ۔ اور اس واقعہ کا حضرت ابراہیمؑ کی قربانی سے ایک اور بھی تعلق ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آگ میں پھینک کر زندہ جلانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور اس گاؤں میں بھی ۱۰۰ سے زائد احمدی گھروں کو بھی آگ لگا کر احمدیوں کو ان گھروں میں زندہ جلانے کا منصوبہ بنایا گیا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی گئی ۔

چک سکندر کے واقعے کی تفاصیل

چنانچہ ۱۶ تاریخ کی صبح کو مینڈھوں کی لڑائی کے بہانے سارے گاؤں کو باہر اکٹھا کیا گیا اور سکیم یہ تھی کہ وہاں اکٹھے ہو کر سارے گاؤں کی ناکہ بندی کی جائے اور پھر جماعت پر حملہ کیا جائے ۔ یہ تقدیر تھی کہ اس سکیم کا جماعت کو اس سے کچھ عرصہ پہلے اس طرح علم ہوا کہ ابھی وہ وہاں اکٹھے تھے کہ جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ مظفر احمد صاحب کا وہاں سے گزر ہوا اور کچھ لوگ برداشت نہ کر سکے اور بجائے اس کے کہ انتظار کرکے ، جیسا کہ منصوبہ تھا ، اچانک حملہ ہوتا ۔ انہوں نے پہلے مظفر احمد صاحب پر حملہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ وہ جان بچا کر ان کے نرغے سے نکل کر گاؤں پہنچ گئے اور اس کے علاوہ باوجود اس کے کہ کثرت سے لوگ مقابل پر تھے ، اپنے مقابل کے ایک آدمی کو بھی انہوں نے زخمی کیا اور گاؤں میں واپس پہنچ کر جماعت کو متنبہ کر دیا کہ کیا ہونے والا ہے ۔ چنانچہ جب یہ ناکہ بندی کر کے اور مختلف گروہ گاؤں سے نکلنے کے رستوں پر مقرر کر کے کہ کوئی احمدی بچ کر نکل نہ سکے ، واپس گاؤں میں پہنچ کر حملہ آور ہوئے تو جماعت احمدیہ اپنے دفاع کے لئے تیار تھی اور باوجود اس کے کہ میں نے اُن کو مسلسل صبر کی ہی تلقین کی لیکن گذشتہ ایک خطبے میں مَیں نے یہ بھی عام اعلان کر دیا تھا کہ میں اب آپ کو اپنے دفاع سے نہیں روکتا ۔ صبر کریں جہاں تک ممکن ہے برداشت کریں ۔ گالیاں ، ذلت ہر چیز خدا کے نام پر برداشت کرتے چلے جائیں لیکن اگر آپ پر اور آپ کی عورتوں پر خصوصیت سے حملہ ہو تو ہرگز آپ نے اپنے دفاع کا حق نہیں چھوڑنا اور پھر جو بھی ہوگا خدا کی تقدیر چلے گی لیکن اپنے دفاع کے حق سے آپ باز نہیں آئیں گے ۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے باوجود اس کے کہ تعداد میں بہت تھوڑے تھے ، اکثر بوڑھے تھے اور عورتیں تھیں ۔ انہوں نے اپنے خدا کے فضل سے ایسا دفاع کیا کہ گاؤں والوں کو اپنی کثرت کے باوجود یہ توفیق نہ ملی کہ آگے بڑھ کر احمدی گھروں کو آگ لگا سکیں ۔ چنانچہ جس وقت پولیس وہاں پہنچی ہے اور یہ منصوبے کا دوسرا حصہ تھا کہ پولیس باقاعدہ پہنچ کر اپنی نگرانی میں جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی کارروائی جاری رکھوائے اور جماعت کو نہتا کر کے پھر ان کو ظالم دشمنوں کے سپرد کر دے ، یہ تھی دراصل سکیم چنانچہ جس وقت تک پولیس نہیں پہنچی ، اس وقت تک لڑائی کے نتیجے میں ایک غیر احمدی ہلاک ہو چکا تھا اور مقابل پر چند احمدی عورتیں زخمی ہوئی تھیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل پر جماعت احمدیہ کی عورتیں دفاع کر رہی تھیں اور بڑی بہادری کے ساتھ وہ ڈٹی ہوئی تھیں اور ہرگز کسی ظالم کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر احمدیوں کے گھروں میں داخل ہو سکے ۔ چنانچہ پہلے سے بنائے ہوئے منصوبے کے مطابق پولیس فورس وہاں پہنچی اور اس کے ساتھ ایس پی یعنی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ساتھ آیا اور ڈی آئی جی بھی وہاں پہنچا اور اسسٹنٹ کمشنر بھی پہنچا اور وہاں پہنچ کر انہوں نے پہلی کارروائی تو یہ کی کہ بعض احمدیوں کو ان کے گھروں سے اتارا اور نہتا کیا اور اسوقت دشمن نے ان پر فائرنگ کر کے ان کو موقعے پر (قتل ۔ ناقل) کیا چنانچہ اس طرح تین (جانی قربانیاں ناقل) ہوئیں کہ جو لڑائی کے دوران نہیں بلکہ پولیس کارروائی کے نتیجے میں پولیس کی نگرانی میں ان کو نہتا کرنے کے بعد دشمن کو موقع دیا گیا کہ ان پر فائرنگ کر کے ان کو ہلاک کرے ۔ ان میں سے بھی جو فہرست ہے ، ایک ہیں نذیر احمد صاحب ساقی ۔ ایک ہیں مکرم محمد رفیق صاحب ولد مولوی محمد خان صاحب اور ان میں سے بھی ایک بچی ہے یعنی عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب ۔ تو یہ تین (جانی قربانیاں ۔ ناقل) جو ہوئی ہیں ، یہ نہتا کرنے کے بعد پولیس نے قتل کی کارروائی کروائی ہے ۔ جب یہ ہو چکا تو اس کے بعد پولیس نے ہر گھر پہنچ کر جماعت احمدیہ کو نہتا کیا اور پھر عام ہلہ بولنے کی دوسروں کو دعوت دی ۔ چنانچہ اب تک جو اطلاع ملی ہے ، ایک سو سے زائد احمدی گھر جلائے گئے اور احمدیوں کے جو مویشی تھے ان کو بھی ہلاک کیا گیا ۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ عید کی قربانی کا یہ بہیمانہ تصور غیر احمدیوں نے اپنے اسلام کا دنیا کے سامنے پیش کیا کہ معصوم لوگوں کی جانیں عید والے دن لی جائیں اور ان کے گھروں کو آگ لگا کر ان کو زندہ جلانے کی کوشش کی جائے اور ان کے جانور ہلاک کئے جائیں تا کہ ان کی معیشت کی جڑیں کاٹ دی جائیں ۔ یہ بہیمانہ واقعہ تمام کا تمام پولیس کی نگرانی میں ہوا ۔ اس لئے اس کو فساد نہیں کہا جا سکتا بلکہ پولیس اپریشن کہنا زیادہ مناسب ہے ۔ ویسا ہی پولیس اپریشن ہے جیسا کہ اس سے پہلے آپ لوگ ننکانہ صاحب میں دیکھ چکے ہیں کہ واقعہ ہوا تھا ۔

اس واقعہ کے بعد وہاں کرفیو لگا دیا گیا اور جماعت احمدیہ کے کسی آدمی کو ابتک (یعنی اب جو خطبہ میں دے رہا ہوں) وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی اور ہم نہیں جانتے کہ بعد میں اندر کیا واقعات ہوئے ہیں لیکن اب تک جو اطلاعیں ملی ہیں ، ان کے مطابق پولیس کی کارروائی کے نتیجے میں ۳ آدمی (قتل ۔ ناقل) ہوئے اور پولیس کی کارروائی سے پہلے کل ۹ احمدی زخمی ہوئے تھے جن میں سے ایک ماسٹر عبد الرزاق صاحب ہیں جن کے پھیپھڑے میں گولی لگی اور اس وقت تک ان کی حالت خطرناک بتائی جا رہی ہے ۔ اگرچہ اپریشن ہوا ہے اور اللہ فضل فرمائے ۔ ان کو نئی زندگی عطا کرے ۔ ایک مرد ہے جو زخمیوں میں شامل ہے ۔ ۸ عورتیں ہیں ۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پاکستان کے حوصلے کتنے عظیم الشان اور کتنے بلند ہیں ۔ اور پاکستان کی احمدی عورتیں بھی ان کے بڑے مردوں اور مرد کہلانے والوں کو شکست دے سکتی ہیں ۔

جماعت احمدیہ کو خوفزدہ کرنے کا خیال جھوٹا ہے

جس دن یہ واقعہ ہوا ہے ۔ اس کی اطلاع آنے سے پہلے اسی دن مجھے انگلستان سے ڈاک موصول ہوئی جو پاکستان کی ڈاک انگلستان پہنچی تھی اور پھر ایک احمدی دوست مرزا عبد الرشید صاحب جواب بھی ڈاک لے کے آئے ہیں ۔ وہاں ڈاک لے کر آئے ہوئے تھے ، اس سے پتہ چلا کہ محمد رفیق صاحب جو (قتل ۔ ناقل) ہوئے ہیں ، وہ فوج میں حوالدار تھے اور رخصتوں پر آئے ہوئے تھے ۔ اور انہوں نے مجھے خط لکھا کہ یہاں کے حالات ایسے خطرناک ہیں میرا دل نہیں چاہتا کہ واپس جاؤں ۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے (اللہ کی راہ میں جان قربان کرنی ۔ ناقل) نصیب کرے ۔ چنانچہ ان کا (جان کی قربانی کرنے ۔ ناقل) کی دعا کی درخواست والا خط جس دن ملا ہے اس دن ان کو خدا کی تقدیر کے مطابق (اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے ۔ ناقل) کا عظیم الشان رتبہ نصیب ہو چکا تھا ۔ پس جہاں تک ہمارے (اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے ۔ ناقل) کا تعلق ہے ۔ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی مراد کو پا گئے اور جیسا کہ میں نے گزشتہ ایک خطبے میں ننکانہ صاحب کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر دشمن کا یہ وہم ہے کہ ایک ننکانہ کو جلانے کے نتیجے میں وہ جماعت احمدیہ کو خوفزدہ کر کے جماعت احمدیہ کو ارتداد پر مجبور کر دے گا تو وہ باطل خیال ہے ۔ جھوٹا ہے شیطانی وہم ہے ۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے (ایمان والوں ۔ ناقل) کی جماعت ہے اس کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے ایمان سے متزلزل نہیں کر سکتی ۔ ایک ننکانہ تم نے جلایا ہے ۔ پاکستان کی ساری احمدی بستیاں شوق کے ساتھ خدا کی راہ میں جلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں ۔ تم آؤ اور آزمائش کر کے دیکھ لو ۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اوپر میری جو توقعات تھیں اور کہا جاتا ہے "مان" تھا ، مجھے یقین تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ ۔ ناقل) کی جماعت دنیا کی کسی بھی مذہبی جماعت سے کبھی بھی پیچھے نہیں رہ سکتی ۔ چنانچہ اللہ نے اس ایمان اور اس یقین اور اس ارمان اور مان کو پورا کر دکھایا اور مجھے اس پر قرآن کریم کی وہ آیت یاد آئی کہ ۔۔۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام ایسے عظیم الشان ہیں کہ کچھ وہ ہیں جنہوں نے اپنی (راہ خدا میں جان دینے ۔ ناقل) کی آرزوؤں کو پورا کر دکھایا ہے اور باقی ڈرے نہیں بلکہ اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب ان کی تمنائیں بھی پوری ہوں ۔ پس وہ جماعت جو خدا کی راہ میں قربانی کی آرزوئیں اور امنگیں لئے بیٹھی ہو ، دنیا کی کوئی شیطانی طاقت اس جماعت کو ناکام نہیں کر سکتی ۔

پنجاب پولیس کا ظلم

جہاں تک پولیس کارروائی کا تعلق ہے ، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ، یہ سارا ظلم پاکستان کی پنجاب کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولیس نے کروایا ہے اور اس وقت وہاں پنجاب میں جو آئی جی پولیس ہیں یہ وہی ہیں جن کی زیر نگرانی ۱۹۷۴ء میں سرگودھا میں احمدیوں کے گھر جلائے گئے تھے اور یہی آج کل آئی جی ہیں۔ اس لئے دماغ بھی وہی ہے، سازشیں بھی وہی ہیں کارستانیاں بھی وہی ہیں۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا خدا بھی وہی خدا ہے جس نے ہمیشہ ذلیل دشمنوں کو ناکام اور رسوا اور ذلیل کر کے دکھایا ہے اور کبھی بھی خدائی جماعتیں ان شیطانوں کے مقابل پر شکست نہیں کھائیں گی۔ نہ اب ایسا واقعہ ہو گا۔ اس لئے جہاں تک جماعت کی ہمت اور جماعت کے حوصلے کا تعلق ہے وہ خدا کے فضل سے نہ سرنگوں ہوا ہے نہ کبھی آئندہ سرنگوں ہو گا۔

سارے ضلع کی انتظامیہ اس ظالمانہ اور جیتنانہ فعل میں پوری طرح ملوث اور ذمہ دار ہے اور خدا کے حضور جوابدہ ہے۔ اس دنیا میں ان کی جواب طلبی کرنے والا اگر نہیں پیدا ہوا تو دنیا کو پیدا کرنے والا خدا یقیناً ان کی جواب طلبی کرے گا۔ ان میں سر فہرست ڈی سی گجرات ہے، جس کا نام رانا شوکت علی ہے اور پھر ایس پی (سپرنٹنڈنٹ پولیس) گجرات ہے جس کا نام شمیم احمد ہے۔ اور اے سی کھاریاں، جس کا نام قاضی جاوید لودھی ہے۔ قاضی جاوید لودھی کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ عملاً کس حد تک اس میں حصہ لیا لیکن ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کسی طرح بھی اس معاملے میں بری الذمہ قرار نہیں دئیے جا سکتے۔

اس کارروائی کے بعد پولیس نے جو عمل کیا ہے وہ یہ ہے کہ غیر احمدی شریروں اور حملہ آوروں میں سے ایک شخص کو قید نہیں کیا گیا۔ اس کے مقابل پر کثرت کے ساتھ احمدیوں کو حراست میں لیا گیا جس میں سے ۱۲ یا ۱۴ ابھی تک ان کی زیر حراست ہیں اور غالباً ان کی نیت ان کے خلاف مقدمہ بنانے کی ہے۔

میں نے قرآن کریم کی جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا ان حالات پر بہت گہرا اطلاق ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ سورہ بروج میں فرماتا ہے کہ بعض ایسے بدبخت لوگ تھے جنہوں نے مومنوں کو آگ میں جلانے کی کوشش کی اور آگ کی کھائیاں بنائیں اور پھر کھڑے ہو کر ان کا تماشا دیکھتے رہے۔ مومنوں کا جرم اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ انہوں نے خدا کی آواز پر لبیک کہا اور اس کے نام پر پکارنے والے کے اوپر ایمان لے آئے۔ اس کے نتیجے میں جو ظلم ان کے اوپر برپا ہوا، خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم اس کو خوب اچھی طرح دیکھ رہے ہیں۔ ایک طرف لفظ شہید ان لوگوں پر اطلاق پاتا ہے جنہوں نے آگیں لگائیں اور تماشہ دیکھنے کے لئے بیٹھے۔ دوسری طرف خدا فرماتا ہے کہ میں بھی شہید تھا۔ میں بھی دیکھ رہا تھا کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم اس ظلم سے باز نہ آئے اور اس ظلم کو دہراتے رہے تو خدا تعالیٰ بھی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح اپنے عذاب کو دہرائے اور پے در پے تمہیں آگ کے عذاب میں مبتلا کرے۔ یہ اس سورۃ کا مضمون ہے اس کی کچھ مزید تفصیل آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں مگر یہ ترجمہ ہو جائے گا تو پھر بیان کروں گا۔

شہید کے لفظ کے استعمال کا جو میں نے ذکر کیا ہے، وہ اس طرح ہے کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ...... وہ مومنوں سے جو کارروائی کر رہے تھے آگیں لگانے کی، وہ خوب اچھی طرح دیکھ رہے تھے اور "شہود" کا مطلب ہے اپنے سامنے ایک ظلم کر کے پھر اس کا تماشا دیکھنا۔ اس کے مقابل پر یہ آیت یہاں ختم ہوتی ہے ...... وہ تو صرف اپنی لگائی ہوئی آگوں کا تماشہ دیکھ رہے تھے مگر خدا ہر چیز پر شاہد ہے۔ اس کے سامنے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔ یعنی تمہاری سازشیں، ان کا پس منظر، کون کون ذمہ دار ہے، کون کون شامل ہے، کون کون سزا کا مستحق ہے اور کون کون کتنی سزا کا مستحق ہے؟ یہ ساری باتیں خدا کے علم میں ہیں مگر تمہارے علم میں نہیں ہیں۔

پنجاب اور مرکز۔ دونوں حکومتوں کے ملوث ہونے کا امکان ہے

جہاں تک حکومت کے ملوث ہونے کا تعلق ہے، اس میں تو ایک ذرہ بھی شک نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کونسی حکومت ملوث ہے؟ مرکزی حکومت یا پنجاب کی حکومت؟ دونوں کے ملوث ہونے کے امکانات کو ہم بعید از قیاس قرار نہیں دے سکتے دونوں امکانات معقول اور موجود ہیں۔ جہاں تک حکومتوں کی پارٹیوں کا تعلق ہے۔ یہ دونوں اس سے پہلے جماعت احمدیہ سے اپنے اپنے وقت میں مظالم کر چکی ہیں۔ اس لئے جو بھی ان میں سے مظالم دہرائے گا۔ قرآن کریم کی اس آیت کے نیچے آئے گا کہ اگر تم باز نہ آئے اور اپنے ظلم کو دہرایا تو خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس طرح تمہیں بھی دہرا آگ کا عذاب دے۔ ایک پارٹی جو پنجاب پر مسلط ہے وہ مسلم لیگ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ سب سے پہلے منظم طور پر حکومتی سطح پر اگر کسی سیاسی پارٹی نے جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے ہیں تو وہ پنجاب کی مسلم لیگ کی حکومت تھی یعنی دولتانہ کی سربراہی میں ۱۹۵۳ء میں جو نہایت ہی ہولناک انٹی احمدیہ ایجی ٹیشن ہوئی یعنی جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات ہوئے۔ ان کی کلیتہً مکمل ذمہ داری پنجاب کی مسلم لیگ کی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

اور یہ فیصلہ میرا یا آپ کا فیصلہ نہیں بلکہ منیر انکوائری رپورٹ جو پاکستان کے ایک چیف جسٹس اور ایک اور سپریم کورٹ کے جسٹس نے مل کر انکوائری کی تھی اور بعد میں یہ رپورٹ شائع کی، ان کی اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ذمہ داری پنجاب مسلم لیگ کی حکومت پر عائد ہوتی ہے، جس کے سربراہ دولتانہ تھے۔

جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے۔ ۱۹۷۴ء کے جو فسادات ہوئے، اس کے متعلق ساری دنیا کو معلوم ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت اس میں ملوث تھی اور پیپلز پارٹی کی حکومت کی شہ پر وہ فسادات ہوئے۔ اس لئے یہ دونوں پارٹیاں، جو امکاناً ذمہ دار ہو سکتی ہیں، پہلے بھی ذمہ دار ہو چکی ہیں۔ پہلے بھی جماعت احمدیہ کے خلاف مظالم میں یقینی طور پر ملوث ہو چکی ہیں پس قرآن کریم کی اس آیت کا اطلاق حیرت انگیز طور پر ان حالات پر ہوتا ہے آگ کے عذاب کا دہرایا جانا اور حکومتوں کی سطح پر مخالفت کا منظم ہونا اور منصوبے بنایا جانا اور ایسی حکومتوں کا اس وقت صوبے میں یا مرکز میں مسلط ہونا جو اس سے پہلے یقینی طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات میں ملوث ہو چکی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ دونوں میں سے کون ہے جو اس کا ذمہ دار ہے؟ بظاہر تو پنجاب معلوم ہوتا ہے کیونکہ پنجاب کی انتظامیہ کی تفصیل میں مرکز دخل نہیں دیا کرتا اور چونکہ پنجاب اور مرکز کی آپس میں دشمنی بڑی نمایاں ہو چکی ہے۔ اس لئے غالباً پنجاب کی حکومت یہ پسند نہیں کرتی یا نہیں کرے گی کہ مرکز براہِ راست ان کے اضلاع میں دخل دے۔ اس پہلو سے یہ غالب احتمال ہے کہ یہ ذمہ داری پنجاب کی ہے لیکن ایک اور پہلو سے مرکز کو بھی کلیتہً بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جو آئی جی پولیس پنجاب میں مقرر ہے، یہ مرکز کا نمائندہ ہے۔ مرکز نے اس کو اپنی پسند کے مطابق مقرر کیا ہے اور یہ بات بعید از عقل معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ پولیس انتہائی بہیمانہ کارروائی کرے اور شہریوں کے حقوق بچانے کی بجائے اپنی نگرانی میں ان کو نہتا کر کے ان کے گھر جلوائے اور آئی جی پولیس کو اس کی کوئی خبر نہ ہو اور آئی جی پولیس اس میں بالکل بے عمل اور بے دخل ہو۔ اس وجہ سے امر واقعہ یہ ہے کہ دونوں پر ذمہ داری پڑنے کے امکانات برابر ہیں یا کم و بیش دونوں کے امکانات موجود ہیں خواہ پنجاب کے امکانات نسبتاً زیادہ ہوں۔ اس لئے ہماری آخری بات یہی ہے کہ ...... اللہ ہی ہے جو بہتر جانتا ہے کہ کون کس حد تک اس سفاکی اور اس ظلم کا مرتکب ہے اور اس میں ملوث ہے اور کس حد تک خدا کے عذاب کا سزاوار ہے۔

مولوی صاحبان کا کردار

جہاں تک مولویوں کی ذمہ داری کا تعلق ہے، وہ تو ظاہر ہے کہ ملاں جب بگڑ جائے تو شرارت میں حد سے بڑھ جایا کرتا ہے۔

(اس جگہ حضور ایدہ اللہ نے علماء کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان فرمائی۔ اور پھر فرمایا) اس لئے ملّاں کا جو مقدر ہے وہ تو ہے ہی لیکن ملّاں تنہا کافی نہیں ہے۔ ملّاں ایک ایسی قوم ہے جو بنیادی طور پر بزدل ہے اور بیچارے معصوم، سادہ لوح عوام الناس کو بھڑکا کر ہمیشہ خطروں میں دھکیل دینے والی قوم ہے اور خود پیچھے رہتی ہے۔ اسی طرح ملّاں کا کردار عام معروف اور معلوم ہے کہ جب تک حکومت کی یا کسی طاقت کی سرپرستی نہ حاصل ہو، جب تک کسی جگہ سے کوئی پیسہ نہ ملتا ہو، اس وقت تک یہ عملاً بیکار اور بے اثر ہوتے ہیں۔ اس لئے ملّاں کا جو ملوث ہونا ہے وہ اپنی جگہ درست ہے لیکن تنہا ملّاں کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا جب تک اس کے پیچھے کوئی شریر طاقتور لوگ نہ ہوں۔ مولوی کو تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کے ساتھ بارہا نپٹے ہوئے ہیں۔ ان میں نہ اخلاقی قوت ہے نہ کوئی انسانی قدریں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ تنہا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ سوائے شرارت کے، سوائے گالیاں دینے کے، سوائے گند اچھالنے کے، سوائے معصوم عوام الناس مسلمانوں کو دھوکہ دے کر مشتعل کرنے اور آگ میں دھکیلنے کے ان کا کوئی کام نہیں ہے۔ حالت یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں ایک دفعہ نہیں، بارہا یہ واقعہ ہوا کہ مولویوں نے جب عوام الناس کو بھڑکا کر جلوس نکال کر بعض دیہات پر حملہ کرنے کے لئے ان کو آمادہ کیا اور جلوس جب احمدی گاؤں پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا تو کسی ایک کو خیال آیا کہ مولوی صاحب کیوں پیچھے ہٹ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے مولوی کو پکڑ کر آگے لانے کی کوشش کی۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں تو بندوق چلانا ہی نہیں جانتا۔ مجھے پیچھے رہنے دو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم ابھی تمہیں سکھا دیتے ہیں۔ کوئی بات ہی نہیں۔ تم جو ہمیں گھروں سے گھسیٹ کر لائے ہو شہادت کے شوق میں، تو آپ کیوں شہادت سے پیچھے رہ رہے ہو۔ چلو آگے بڑھو اور قیادت کرو اس قافلے کی۔ مولوی تھر تھر کانپنے لگ گیا۔ ہاتھ جوڑ دیئے کہ بابا مجھے پیچھے رہنے دو۔ میں اس کے بغیر ہی اچھا ہوں۔ چنانچہ وہ جو جلوس تھا، سارا اپنے گاؤں کو واپس چلا گیا۔ مولوی پر لعنتیں ڈالتا ہوا کہ عجیب انسان ہے جو شہادت کا شوق دلا کر ہمیں گھروں سے نکال کر لایا ہے اور اب جبکہ اس کے لئے شہید ہونے کا موقعہ ہے۔ اب پیچھے بھاگ گیا ہے۔ یہ واقعہ صرف پنجاب میں نہیں ہوا بلکہ صوبہ سرحد میں بھی ہوا۔ مردان کے علاقے میں بھی یہ واقعات رونما ہوئے۔ پس ہم جانتے ہیں ملّاں کو، جتنی بھی اس کی حیثیت، جتنی طاقت اور جتنا ایمان اور جتنی اس کے اندر بہادری ہے۔ اگر حکومت دنیا کے سامنے یہ عذر پیش کرتی ہے کہ مولوی بڑا خطرناک ہے۔ اس کے سامنے ہماری پیش نہیں جاتی۔ ہم مجبور ہیں۔ اگر حکومت اس عذر میں سچی ہے تو ہمیں الگ کر دے اور مولویوں کو الگ چھوڑ دے اور یہ خبیثانہ فعل چھوڑ دے کہ حکومت کے امن کو برقرار رکھنے والے ادارے احمدیوں کے دشمن کے ساتھ شامل ہو کر حکومت کی طاقت کو احمدیوں کے خلاف استعمال کریں۔ پولیس ہٹ جائے اور پھر دیکھے کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کس شان کے ساتھ اپنا دفاع کرتی ہے اور کس شان کے ساتھ اپنے شوقِ شہادت کو پورا کرتی ہے اور پھر آپ دیکھیں گے کہ مولوی کسی میدان میں آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔

حکومت کا عذر معقولیت کا حامل نہیں ہے

جب بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کو پاکستان کے حالات سے آگاہ کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح حکومت براہِ راست مظالم میں ملوث ہے تو ہمیشہ حکومت یہ بہانہ بناتی ہے کہ ہمارے مولوی بڑے خطرناک ہیں۔ ہم ان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر وہ ہمارے قابو نہیں آتے۔ اس لئے ہمیں وقت دیں۔ ہم کچھ نہ کچھ ٹھیک کریں گے۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ سب بہانے ہیں۔ ان میں ایک ذرّہ بھی حقیقت نہیں ہے۔ مولوی کی وہاں حیثیت کیا ہے؟ ایک تھانیدار سارے ضلع کے مولویوں کو لگامیں دینے کے لئے کافی ہے۔ ایک ڈپٹی کمشنر اگر یہ فیصلہ کر لے کہ کسی مولوی کو خباثت کی اجازت نہیں ہوگی تو مجال نہیں کسی مولوی کی کہ وہ زبان کھولے۔ اس کے برعکس دن رات مولویوں کو کھلے جلسوں میں احمدیوں کے قتل کے فتوے دینے کی کھلی چھٹی ہے۔ دن رات بکواس کرنے کی اجازت ہے۔ جب ڈپٹی کمشنر یا دوسری انتظامیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے تو وہ بات سننے کے باوجود ایک ذرّہ بھی کارروائی نہیں کرتے۔ پس جس ملک میں ملّاں کو یہ چھٹی ہو کہ دن رات اس ملک کے شہریوں کے حقوق کے خلاف عوام الناس میں اشتعال پیدا کرتا رہے اور گند بکتا رہے اور گالیاں دیتا رہے اور اکساتا رہے اور یہاں تک کہے کہ اگر تم کسی احمدی کو قتل کرو گے، اس کے گھروں کو آگ لگاؤ گے احمدی کی عزت لوٹو گے تو تم مرنے کے بعد سیدھا جنّت میں جاؤ گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم (اللہ پناہ دے۔ ناقل) اس خبیثانہ کارروائی کو سراہتے ہوئے تمہارا استقبال کریں گے۔ جہاں ایسی جہالت اور ایسی خباثت ہو رہی ہو اور حکومت ٹس سے مس نہ ہو، وہاں حکومت کا یہ عذر کہ مولوی جب حملہ کر دیتے ہیں۔ اشتعال ہو جاتا ہے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے، بالکل جھوٹ ہے۔ اگر حکومت چاہے تو ایک دن میں ان کو دبا سکتی ہے۔ ان کا نام و نشان باقی نہیں رہ سکتا اس ملک میں جہاں حکومت یہ فیصلہ کرے کہ اُن کو ملک کے شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس لئے میرے نزدیک تو یقیناً یہ تمام حکومت ذمہ وار اور جوابدہ ہے اور آئندہ وقت آپ کو بتائے گا اور خدا کی تقدیر آپ کو بتائے گی کہ کس حد تک خدا کے نزدیک کون جوابدہ تھا اور کون سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے؟

جماعت کو صبر کی نصیحت

جہاں تک جماعت احمدیہ پاکستان کو نصیحت کرنے کا تعلق ہے۔ میری نصیحت وہی ہے کہ صبر سے کام لیتے چلے جائیں۔ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ پر توکل رکھیں۔ وہ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ اس نے کبھی صبر کرنے والوں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اگر دشمن حکومت کی شہ پر یا کسی اور برتے پر آپ کے گھروں پر حملہ کرتا ہے۔ آپ کے بچوں اور عورتوں کی جانوں سے کھیلنے کی کوشش کرتا ہے تو آپ کو مکمل دفاع کی اجازت ہے اور آپ دیکھیں گے کہ کمزور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کی حفاظت کے سامان پیدا فرمائے گا اور اس راہ میں اگر آپ کو قربانیاں دینی پڑیں گی تو ہر قربانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو عظیم الشان فتوحات عطا فرمائے گا اور اس دنیا میں بھی اجر عطا کرے گا اور دوسری دنیا میں بھی اجر عطا کرے گا۔ احمدی ...... کا خون ضائع ہونے والا نہیں ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے کا ظالموں سے حساب لیا جائے گا اور اس کا ایک ایک قطرہ جماعت احمدیہ کے لئے نئی بہاریں لے کر آئے گا اور نئے چمن کھلائے گا اور نئی بستیوں کی آبیاری کرے گا اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے نشوونما کے لئے یہ قطرہ بارانِ رحمت کے قطروں سے بڑھ کر ثابت ہوگا۔

(اللہ کی راہ میں جانی قربانیوں۔ ناقل) کا جواب (دی گئی) ہیں اور ان واقعات کا، مجھے کوئی شبہ نہیں کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (کی راہ خدا میں جانی قربانی۔ ناقل) سے ایک گہرا تعلق ہے اور بہت سے امور اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ واقعہ اتفاقی نہیں ہے۔ اس لئے اس (خدا کی راہ میں جانی قربانی۔ ناقل) کے بعد افغانستان کے ۱۰۰ سال جس عذاب میں گزر رہے ہیں، اس سے پاکستان کو سبق لینا چاہئے۔ اگر پاکستان نے اس بات سے سبق نہ لیا تو جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، اس کی ترقی تو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ جب سے پاکستان نے مخالفت شروع کی ہوئی ہے، جماعت اگر چل رہی تھی تو تیزی سے دوڑ رہی ہے، اگر دوڑ رہی تھی تو اُڑتی چلی جا رہی ہے۔ کوئی دنیا کا ایسا ملک نہیں جہاں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہی۔ اس لئے جماعت کی تقدیر تو آسمان پر لکھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی ہے۔ تمہارے ذلیل اور رسوا ہاتھ آسمان پر لکھی ہوئی تقدیر کو مٹا نہیں سکتے۔ تمہاری رسوائی کی تقدیر اس زمین پر بھی لکھی جائے گی اور اگر تم اپنے ظلم اور سفاکی سے باز نہیں آئے تو تمہیں خدا کی تقدیر عبرت کا نشان بنا دیگی اور تم ماضی کا حصہ بن جاؤ گے۔ مستقبل میں آگے بڑھنے والی قوموں میں شمار نہیں کئے جاؤ گے۔

جنازہ ہائے غائب

ایک بات بیان کرنی مَیں بھول گیا تھا جو تین احمدی (خدا کی راہ میں قربان۔ ناقل) ہوئے ہیں۔ مکرم نذیر احمد صاحب ساقی۔ مکرم محمد رفیق صاحب ولد مولوی خان محمد صاحب اور عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب ان کی نمازِ جنازہ غائب ابھی ..... عصر کی نماز کے معاً بعد ہو گی اور اسی طرح حاجی ڈینٹلی مورا یوسف صاحب جو سیا' ملائشیا سے تعلق رکھتے تھے' وہ بھی یہاں آنے کے بعد میری ملاقات سے پہلے ہی تقدیر الٰہی کے مطابق اچانک وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ ان کی نماز جنازہ غائب بھی مَیں ہمارے (راہِ خدا میں جان قربان کرنے والوں۔ ناقل) کے ساتھ ہی پڑھوں گا۔ علاوہ ازیں کچھ اور نام بھی ہیں۔ جو درخواستیں آئی ہوئی تھیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ نے سفارش کر کے بھیجی ہیں۔ ان کے نام مَیں پڑھ دیتا ہوں۔ ان کی بھی نمازِ جنازہ غائب ہو گی۔

۱۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھی احسان الحق صاحب ۔ لاہور

۲۔ مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ فضل الرحمان صاحب بسمل ۔ ربوہ ـــــ اور

۴۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب (سابق امیر جماعت ضلع راولپنڈی)

بقیہ: ارشادات امام رابع

فائدہ اٹھائیں گے۔ اور وہ بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح بعض دفعہ مائیں بچوں کو اچھی چیز کھلا رہی ہوتی ہیں تو اس میں سے خود بھی کھاتی جاتی ہیں۔ آپ کو یہ نظارہ دیکھ کر بڑا مزہ آتا ہے کہ بچے کا چہرہ بھی لذت سے بھرا ہوتا ہے اور ماں کا چہرہ بھی لذت سے بھرا ہوتا ہے۔ پس خدا کی محبت لقمہ لقمہ ان کو کھلائیں' یہ اس کے محتاج ہیں اور ایک ایک لقمہ ساتھ خود بھی کھاتے جائیں۔ جب آپ بچوں کی تربیت کریں گے تو ساتھ آپ کی اپنی تربیت بھی ہو گی۔ جب خدا سے پیار پیدا ہو گیا تو پھر خدا کے نام پر قربانیاں مانگی جائیں' خدا کے نام پر آپ کو بلایا جائے' (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کی تلقین کی جائے اور اس وقت آپ اس کو یاد رکھ کر آگے بڑھ رہے ہوں تو ہر قدم اٹھانے کی لذت آپ کو اس لئے آئے گی کہ آپ جانتے ہوں گے۔ میرا ایک دوست ہے جو دیکھ رہا ہے۔ جب چندہ دیں گے تو یہ بات کبھی ذہن میں نہیں آئے گی کہ فلاں سیکرٹری مال کو چندہ دے رہا ہوں یا کسی اخبار میں اپنا نام چھپوانے کی خاطر دے رہا ہوں بلکہ چندہ دیں گے تو اس خیال سے دیں گے کہ میرا ایک اللہ ہے میں اس کے دین کی ضرورت پوری کر رہا ہوں اور وہ دیکھ رہا ہے تو اس کو مزہ آ رہا ہو گا۔ اس سے زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ کام وہی ہیں جو عام لوگ کرتے ہیں لیکن جب کوئی کام اس خیال اور اس نیت سے کیا جاتا ہے تو اس کا رُخ ہی بدل جاتا ہے' قبلہ درست ہو جاتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ر اکتوبر ۱۹۸۶ء)

بقیہ: ڈاکٹر نوری صاحب

کہ دوستوں نے انہیں دلی دعاؤں سے نوازا اور بہت سے دوست عیادت کے لئے تشریف لائے یا ٹیلی فون پر خیریت دریافت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

خدا بڑا خزانہ ہے۔ خدا بڑی دولت ہے۔
نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔

شذرات

نون۔ سین

لبنان کا نیا صدر

طائف میں طے پانے والے معاہدے کے مطابق لبنانی پارلیمنٹ نے لبنان میں اپنا اجلاس منعقد کر کے صدر کا انتخاب کر لیا ہے۔ یہ اجلاس ایک ملٹری ایئر بیس کی عمارت میں ہوا اور یہ علاقہ شام کے زیر انتظام ہے اگرچہ جنرل عون نے اس بات کی دھمکی دی تھی کہ وہ یہ اجلاس منعقد نہیں ہونے دیں گے اور نہ نئے صدر کا انتخاب عمل میں لایا جا سکے گا۔ انہوں نے طائف میں طے پانے والے معاہدے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس معاہدے پر عمل درآمد ہوا تو ملک شام کے زیر تسلط آ جائے گا۔ جسے وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ ان کی دھمکیوں کے خوف سے پارلیمنٹ کے ۳۰ عیسائی ارکان پیرس چلے گئے تھے جہاں سے وہ اجلاس سے ایک روز قبل واپس آئے۔ صدر کے انتخاب کے ساتھ ہی انہوں نے نئے سپیکر کا انتخاب بھی کر لیا ہے۔ خطرہ اس بات کا ہے اور یہ خطرہ بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ اگر جنرل عون اپنی ضد پر قائم رہے تو شاید لبنان کو دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑے۔ مسلمان لبنان اور عیسائی لبنان۔ اس صورت میں یہ پارلیمنٹ جس نے اس وقت صدر منتخب کیا ہے۔ قائم نہ رہ سکے گی کیونکہ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ مسلمان علاقے میں عیسائی ارکان بھی اس طرح شامل ہیں۔ جس طرح اسوقت جبکہ لبنان متحدہ ہے۔ انہیں بہرحال اس حصے میں جانا پڑے گا جہاں جنرل عون کی حکومت ہو گی۔ بیرونی ممالک کے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے صدارتی محل جو بیروت کے جنوب مشرق کی طرف ہے۔ جنرل عون نے کہا کہ وہ یہ اجلاس نہیں ہونے دیں گے اور ضرورت پڑی تو پارلیمنٹ کو توڑ دیں گے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے پارلیمنٹ توڑنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے باوجود پارلیمنٹ کے تقریباً تمام ممبر حاضر تھے اور انہوں نے ووٹنگ کے ذریعے نئے صدر کا انتخاب کر لیا۔ نئے صدر کا نام رینی مواد ہے

جنرل عون نے کہا ہے کہ ملک کی تقسیم میرا مطمح نظر نہیں ہے۔ لیکن اگر عارضی طور پر ایسا ہو گیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہمیں اس بات کی کوشش کرنی پڑے گی کہ مقبوضہ لبنان کو آزادی دلائی جائے۔ مقبوضہ سے ان کی مراد وہ حصہ تھا جو مسلمانوں کے پاس ہو گا۔ اور جو شام کے زیر تسلط رہے گا۔ جنرل عون نے گزشتہ مارچ میں شامیوں کی ۳۵۰۰۰ فوج کو ملک سے نکالنے کا تہیہ کیا تھا اور اسوقت سے وہ اس فوج کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ اور شام کے ساتھ ان کا مناقشہ چل رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ خود صدر بننا نہیں چاہتے۔ ''میں تو اپنی جنگ کو صرف اس لئے جاری رکھ رہا ہوں کہ ملک پر غیر ملکیوں کا قبضہ ختم کروایا جائے''۔ انہوں نے ویت نام اور کوریا کا بھی ذکر کیا اور ان کو مثال کے طور پر پیش کیا کہ وہاں بھی ملک تقسیم ہو چکے ہیں اور ان علاقوں میں بھی ایک حصے کو آزاد حکومت کہا جا سکتا ہے اور دوسرے حصے کو مقبوضہ

احباب کو یاد ہو گا کہ پریذیڈنٹ امین جمائل نے ۲۳ر ستمبر ۱۹۸۸ء کو جنرل عون کو لبنان کا عبوری صدر مقرر کیا تھا۔ ان کے مقابلے میں مسلمانوں کا گروہ سلیم الحوص جو ایک سنی مسلمان ہیں کے ماتحت جنگ جاری رکھے ہوئے ہے۔ سلیم الحوص نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جنرل عون کو پارلیمنٹ توڑنے کا کوئی حق نہیں اور یہ عمل ان کا غیر قانونی ہے

اعلان برائے خریداران مصباح

ادارہ مصباح ناصرات الاحمدیہ سے متعلق ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہے۔ جو آخر نومبر میں قارئین تک پہنچ جائے گا اس کی قیمت دس روپے ہو گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت و تندرستی

کچھ دانتوں کے بارے میں

آیئے دانتوں کے بارے میں کچھ باتیں ہو جائیں۔ پہلے ایک دو ایسی باتیں جو ہمیں نہیں کرنی چاہئیں۔

پہلی بات تو یہ کہ ہمیں کوئلے کا منجن ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے اس سے دانتوں پر جو سفیدی ہوتی ہے اور جس کا ہونا نہایت ضروری ہے وہ اترنے لگتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کے ذرات دانتوں کے بیچ میں پھنس کر مزید مضرت رسانی کا باعث بنتے ہیں۔ دوسرے منجن بھی عام طور پر نہ ہی استعمال کئے جائیں تو بہتر ہے کیونکہ انہیں جتنا بھی باریک پیسا جائے ان کے ذرات دانتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر دانت میں درد ہو تو لونگ کا استعمال ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے رکھنے سے سرطان کا مرض پیدا ہونے کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

اب وہ باتیں جو ہمیں کرنی چاہئیں۔

دانتوں کو صاف رکھنے کے لئے ۲۴ گھنٹوں میں دو دفعہ برش کرنا چاہیئے۔ اور برش کو بھی اوپر نیچے ہلانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس طرح دانتوں کے درمیان اگر کوئی ذرات پھنسے ہوئے ہوں تو نکل جاتے ہیں۔ مسواک خاصی مفید چیز ہے اور اس کو یوں کرنا چاہیئے کہ پہلے مسواک کو چبایا جائے پھر اس کو توڑا جائے تاکہ دانتوں کی ورزش ہو۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مسواک کے ذریعے جو ذرات دانتوں کے درمیان پھنسے ہوئے ہوں ان کا نکالنا ممکن نہیں ہوتا اس لئے مسواک کرنے کے باوجود برش کا کرنا نہایت ضروری ہے برش کے متعلق یہ بتانا ضروری ہے

کہ جب اس کے بال آگے سے ٹیڑھے ہونے شروع ہو جائیں تو برش بدل لینا چاہیئے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہر ۳ ماہ کے بعد برش بدلا جائے۔ لیکن خیر ایسی بات بھی نہیں ۳ ماہ سے زیادہ بھی برش استعمال کیا جا سکتا ہے۔ البتہ جب اس کے بال آگے سے ٹیڑھے ہونے شروع ہو جائیں تو اس برش کا استعمال ختم کر دینا چاہیئے اگر سال میں دو دفعہ دانتوں کا چیک اَپ کرا لیا جائے تو اس سے چھوٹے موٹے امراض یا دانتوں میں چھوٹی موٹی گڑبڑ کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ اگر فلنگ کی ضرورت ہو تو بروقت کر دالینی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کھوڑ یعنی خلاء اس دانت کو اور اس کے ساتھ والے دانتوں کو بھی ضرر پہنچاتی رہے۔ اگر منہ سے بو آتی ہے تو اس کا علاج الائچی اور کوئی رنگ برنگ گولیاں نہیں۔ اصل علاج تو سرجری یا دانتوں کا علاج ہے۔ اگر دانتوں کو سخت چیزیں چبانے کی عادت ڈالی جائے تو دانت مضبوط رہتے ہیں۔ پہلے لوگ۔ گنا، مولی گاجریں دانتوں سے کاٹ کر کھاتے تھے تو ان کے دانت مضبوط رہتے تھے۔ اب نرم غذائیں کھاتے ہیں اور ٹافیاں اور چینگم کا استعمال کرتے ہیں جن سے دانتوں کی ورزش نہیں ہوتی اور ورزش نہ ہونے سے دانت کمزور پڑ جاتے ہیں۔ دانتوں کی بیماریوں کو دراصل نئی تہذیب کی بیماریاں کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ جن چیزوں کے کھانے کی اب ہم نے عادت بنا لی ہے وہ نئے زمانے کی ایجادات ہیں اور نرم ہیں۔ اس وجہ سے وہ دانتوں کے لئے

باقی صـ ۸ پر

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

- عزیزہ بشریٰ معین صاحبہ ملیر توسیعی کالونی کراچی معدہ میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔
- مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق پنشنر معلم (وقف جدید) عرصہ سے بیمار ہیں۔
- محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ قاری محمد امین صاحب اپنے والدین محترم منشی بقا محمد صاحب اور استانی فضل نور صاحبہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

قارئین الفضل ان سب احباب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفا دے اور وفات شدگان کے درجات بلند فرمائے۔

توسیع اشاعت الفضل

- مکرم ناصر احمد خاں صاحب فیکٹری ایریا ربوہ -/۱۰۰ روپے۔
- محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر جنگ ہمایوں صاحب (دارالبرکات ربوہ) -/۵۰ "
- محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ قاری محمد امین صاحب، اپنے والدین محترم منشی بقا محمد صاحب اور استانی فضل نور صاحبہ کی طرف سے -/۱۰۰ روپے۔
- محترمہ ثریا رشید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب چیف انجنیئر سوئی گیس کوئٹہ -/۱۰۰ روپے۔

اعلان نکاح

محترمہ عطیۃ الرحمٰن صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم مکرم ملک اختر احمد صاحب ابن مکرم ملک انور احمد صاحب، محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز مغرب بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

- ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے محترمہ فاتنہ مبشر صاحبہ کو بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود وقفِ نو کی برکات میں سے ہے۔ نام طلحہ احمد تجویز ہوا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و عافیت والی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔

- مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب شاکر مربی سلسلہ بھڈال ضلع سیالکوٹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا کیا ہے جو کہ وقفِ نو کی تحریک کے تحت وقف ہے۔ دو بیٹے پہلے بھی وقف ہیں۔ ایک وقفِ نو کی تحریک سے قبل اور ایک وقفِ نو کے تحت۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بیٹوں کو نیک۔ صالح اور خادم دین بنائے۔

بقیہ: کچھ دانتوں کے بارے میں

مفید ہونے کی بجائے مضر ثابت ہوتی ہیں امراض پیدا کرتی ہیں۔ اور چونکہ یہ نئے زمانے کی ایجادات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں نئی تہذیب کی بیماریاں کہا جاتا ہے۔

کثرت پیشاب کورس
URINATION COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۴۰

بول بستری کورس
BED URINE COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۳۰

شوگر (ذیابیطس) کورس
DIABETES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۸۰

پتھری گردہ کورس
KIDENY STONE COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵۰

پتھری پتہ کورس
BILIARY COLIC COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۱۵۰

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیورٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون، سیلز ۷۱۴، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

مجلس نابینا ربوہ کا سالانہ اجلاس

یہ اجلاس ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء کو زیرِ صدارت پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ ۴ بجے دارالضیافت میں منعقد ہوا۔ کارروائی کے آغاز میں سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ جسے حاضرین نے بالاتفاق منظور کر لیا۔ تمام حاضرین مجلس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مجلس کی ترقیات کے لئے تجاویز دیں۔ اس دوران مجلس کے رکن حافظ محمود احمد صاحب ناصر نے اپنی نظم پیش کی جس میں نابیناؤں کو اپنی جدوجہد عزم کے ساتھ خودکفیل ہونے کی تلقین کی گئی۔ اس کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اراکین مجلس نابینا ربوہ کو بریل سکھانے کا انتظام کیا جائے گا۔ نیز ممکن حد تک ضروری لٹریچر بریل میں تیار کیا جائے گا۔ بالآخر ساڑھے پانچ بجے دعا کے ساتھ یہ میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔ خاصی تعداد میں نابینا احباب اس میں شامل ہوئے اور معاونین بینا ممبروں نے بھی شرکت کی۔

۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ۱۱ نابینا اور تین بینا ممبران پر مشتمل ایک وفد پاکستان مرکز نابینا جھنگ کی سالانہ میٹنگ میں شرکت کے لئے جھنگ گیا۔ احباب سے مجلس کی کامیابی کے لئے درخواست دعا اور اعزازی ممبر بننے کے لئے التماس ہے۔

حافظ محمد ابراہیم
جنرل سیکرٹری ۔ مجلس نابینا ربوہ

اجلاس بسلسلہ سفید چھڑی

"سفید چھڑی" کے موضوع پر ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو تین بجے سہ پہر دارالضیافت میں مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب کی زیرِ صدارت ایک تقریب منعقد کی گئی۔ یہ تقریب نابیناؤں کے عالمی دن ۱۵ اکتوبر کو منائے جانے والے دن کے موقع پر منائی گئی۔ جس میں اراکین مجلس نابینا ربوہ کے علاوہ درج ذیل معزز شخصیات نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ، مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نائب ناظر تعلیم۔

اراکین و معززین نے سفید چھڑی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس بات پر اتفاق کیا کہ مجلس نابینا ربوہ کے تمام نابینا ممبران سفید چھڑی کا استعمال کریں۔ نیز ناظر صاحب امور عامہ اور صدر صاحب عمومی سے اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست کرنے کے لئے بھی تجویز پاس کی کہ وہ اہالیان ربوہ کو سفید چھڑی پکڑنے والے کو نابینا سمجھ کر اس سے تعاون کی تلقین فرمائیں۔ تقریب شام پانچ بجے دعا کے ساتھ برخاست ہوئی۔

خاکسار حافظ محمد ابراہیم
جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے

روزنامہ الفضل ربوہ پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون: گھر۔ ۴۳۱ آفس ۵۲۱

سرزمینِ قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴۷، ربوہ فون ۹۰۶
ملتان فون ۳۱۰۲۶، قلعہ کالروالا، کراچی

خبریں

N W E S

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

- چینی سفارت خانے کے دو مسلمان سفارت کاروں کی گمشدگی کا معمہ ابھی حل نہیں ہوسکا۔ چینی سفارتخانہ اس مسئلے پر خاموش ہے۔ جبکہ امریکہ اور روس کے سفارتخانوں نے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔
- بے نظیر بھٹو کی عدم موجوگی میں سینئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو حکومت کا کاروبار چلائیں گی۔ نومبر کے آخر یا دسمبر کے شروع میں وزیرِ اعظم کچھ دیر کیلئے رخصت پر جائینگی
- متحدہ حزبِ اختلاف نے حکومت سے اجتماعی بات چیت پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اپوزیشن لیڈر مسٹر جتوئی نے کہا ہے کہ اپوزیشن وزیرِ اعظم سے انفرادی طور پر بات چیت کرنے کیلئے تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدم اعتماد کی دوسری تحریک کے لئے ابھی جلدی نہیں
- پاکپتن سے آئی جے آئی کے رکن قومی اسمبلی میاں غلام محمد احمد مانیکا جنہوں نے تحریک عدم اعتماد میں محترمہ بے نظیر بھٹو کا ساتھ دیا تھا۔ انکی سٹیٹ واقع پیر غنی کو جانے والے راستوں کی آج پولیس نے ناکہ بندی کئے رکھی۔ پولیس نے انکی کوٹھی پر چھاپہ مارا اور چار ملازمین کو گرفتار کر لیا۔ پولیس تین دن سے علاقے کی ناکہ بندی کئے ہوئے ہے۔
- لاہور میں اچھرہ کے قریب مسلح ڈاکوؤں نے بینک کی گاڑی سے ۱۷ لاکھ روپے لوٹ لئے۔
- وزیرِ اعلیٰ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر عوام کو انصاف نہ ملا تو یا انقلاب آئے گا یا مارشل لاء انہوں نے کہا ہے کہ نیچے رشوت چلتی ہے اور اوپر سفارش مگر ہم اصولوں پر حکومت کرینگے۔
- بے نظیر بھٹو ولی باغ میں ولی خان سے ملاقات کریں گی۔

غیر ملکی خبریں

- مشرقی جرمنی کی حکومت نے ہفتوں سے جاری عوامی دباؤ اور شہریوں کے بڑے پیمانے پر مغرب کی جانب کوچ کے بعد بالآخر استعفیٰ دے دیا ہے اور نئی انتظامیہ کی تشکیل کے لئے کہا ہے۔ مستعفی ہونے والوں میں سے بیشتر کمیونسٹ پارٹی کے سابق رہنما ارک ہونیکر سے قربت رکھتے تھے جو اب معتوب خیال کئے جاتے ہیں۔ نئے وزراء کے انتخاب تک سابق وزراء نگراں حکومت کے طور پر کام کریں گے۔

گزشتہ جمعہ کی رات جب سرحدی کنٹرول میں نرمی کی گئی تھی۔ اس وقت سے ۳۰ ہزار سے زیادہ تارکین وطن چیکوسلواکیہ کے راستے بویریا میں داخل ہو چکے ہیں۔

- سوویت یونین میں ۱۹۱۷ء کے انقلاب روس کی سرکاری تقریبات کے موقع پر ملک میں بڑے وسیع پیمانے پر مظاہرے ہوئے ہیں۔
- صدر جارج بش نے لبنان کے عیسائی رہنما جنرل عون اور ان کے حامیوں پر سخت نکتہ چینی کی ہے کہ انہوں نے لبنان کے لئے عرب لیگ کے حالیہ امن منصوبے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئے منتخب صدر رینے معاد کی قیادت میں لبنان مصالحت کی منزل کو پہنچ سکے گا اور شامی فوجیں لبنان سے واپس چلی جائیں گی۔